نفس المہموم

مولف

رئیس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

پیش کش : سیّد محمد شبیر عباس

ناشر

ولی العصرؒ ٹرسٹ رنّہ منّہ، ضلع جھنگ

نام کتاب ـــــــــــ نفس المہموم

مؤلف ـــــــــــ آغائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم ـــــــــــ علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی ـــــــــــ مولانا بختیار الحسن سبزواری

پیش کش ـــــــــــ سید محمد شبیر عباس

سال طباعت ـــــــــــ بار اول ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۴۱۱ سنہ ہجری

تعداد ـــــــــــ ۵۰۰

مطبع ـــــــــــ

ہدیہ ـــــــــــ

ناشر ـــــــــــ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

ـــــــــــ سٹاکسٹ ـــــــــــ

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

اسے انجام دینے سے رہ جائے گا تو کیا تو ایک نیک کام انجام دے سکتا ہے اپنی طرف سے کسی شخص کو بھیج دے تاکہ وہ میری زبانی حسینؑ کے پاس یہ پیغام لے جائے کیونکہ میرا خیال ہے کہ آج یا کل وہ مکہ سے نکلیں گے اور اہل بیت کے ساتھ ادھر آئیں گے ان سے جا کر کہے کہ مجھے ابن عقیل نے بھیجا ہے اور وہ ان لوگوں کے ہاتھ میں اسیر ہو گیا ہے اور اسے گمان ہے کہ آج کی شام تک قتل کر دیا جائے گا وہ کہہ رہا ہے کہ آپ اپنے اہل بیت سمیت واپس پلٹ جائیں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں اہل کوفہ آپ کو دھوکہ نہ دیں یہ آپ کے والد کے وہی ساتھی ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ آرزو و تمنا کرتے تھے کہ آپ ان سے فوت ہونے یا قتل ہو کر جدا ہو جائیں اور اہل کوفہ نے آپ سے جھوٹ بولا ہے اور جس سے جھوٹ بولا جائے اس کی رائے نہیں ہوئی۔ ابن اشعث نے کہا خدا کی قسم میں یہ کام انجام دوں گا۔

ابو مخنف نے روایت کی ہے جعفر بن حذیفہ سے کہ محمد بن اشعث نے ایاس بن عثل طائی کو کہ جو مالک بن عمرو بن ثمامہ کی اولاد میں سے تھا بلایا اور وہ ایک شاعر تھا اور اکثر محمد بن اشعث کے پاس آیا کرتا تھا اور اس سے کہا کہ امام حسینؑ کی ملاقات کو جاؤ اور یہ خط انہیں پہنچاؤ اور جو کچھ جناب مسلم بن عقیل نے کہا تھا وہ اس خط میں لکھا اور کچھ مال اسے دیا اور کہا یہ یہ توشہ راہ ہے اور یہ چیز اپنے اہل و عیال کو دے دو ایاس نے کہا کہ مجھے سواری کی ضرورت ہے چونکہ میرا اونٹ لاغر کمزور ہو گیا ہے تو اس نے کہا یہ ہے سواری یا ثان کے ساتھ لہذا اس پر سوار ہو کر چلے جاؤ اور وہ شخص سوار ہو کر آنجناب کے استقبال کے لیے گیا اور چار راتوں کے بعد منزل زبالہ میں آپ سے ملا اور اطلاع دی اور پیغام پہنچایا حسین علیہ السلام نے

کہا کہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے۔ آگے رہے گا اور ہم خدا سے امت کے فاسد ہونے اور اپنی مصیبت کا اجر چاہتے ہیں۔

اور جناب مسلم جب ہانی بن عروہ کے گھر تشریف لے گئے تھے اور اٹھارہ ہزار افراد نے آپ کی بیعت کر لی تھی تو عابس بن شبیب شاکری کے ہمراہ حسین علیہ السلام آپ کی خدمت میں خط بھیجا تھا اور اس میں لکھا تھا۔

اما بعد! جو شخص پانی تلاش کرنے جاتا ہے وہ اپنے اہل خانہ سے جھوٹ نہیں بولتا اہل کوفہ میں سے اٹھارہ ہزار افراد نے مجھ سے بیعت کی لہذا آپ تشریف لانے میں جلدی کریں جس وقت کہ میرا خط پڑھیں کیونکہ سب لوگوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور آل معاویہ کی جانب نہیں ہیں۔ والسلام

اور مثیر الاحزان میں بھی اس مضمون کا خط نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خط عابس بن شبیب شاکری اور قیس بن مسہر صیداوی کے ہمراہ بھیجا (کامل)

باقی رہے جناب مسلم تو محمد بن اشعث انہیں عبید اللہ کے قصر کی طرف لے گیا اور محمد اکیلا عبید اللہ کے پاس گیا اور اس کو خبر دی کہ اس نے مسلم کو امان دی ہے عبید اللہ نے کہا تجھے امان سے کیا سروکار ہے تجھے حسین نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ اسے امان دو بلکہ تجھے بھیجا تھا کہ اسے لے آؤ تو محمد خاموش ہو گیا۔

جب مسلم قصر کے دروازے پر پہنچے تو ٹھنڈے پانی کا ایک کوزہ دیکھا تو فرمایا مجھے اس پانی میں سے دو مسلم بن عمرو باہلی نے کہا اس پانی کو اس ٹھنڈے پن کے ساتھ دیکھ رہے ہو خدا کی قسم اس میں سے ایک قطرہ بھی تم نہ چکھ سکو گے یہاں تک کہ (معاذ اللہ) دوزخ میں (حمیم) کھولتا ہوا پانی پیو جناب مسلم نے